

## لفظ محمد رسول اللہ ﷺ کے معارف

تحریر: مولانا محمد الیاس رضوی

اور اس کے تقاضا پر عمل کیا تو امیدواری ہے کہ اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند اور اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ (۱۵=۸+۷)

(۵) اس کلام الہی میں تین کلمات مبارکہ اور بارہ حروف مبارکہ ہیں جیسا کہ تفسیر فیسی میں مرقوم ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ یہاں جس ذات مبارکہ کی رسالت کا بیان ہے اس کی ولادت باسعادت سال کے تیسرے ماہ کی بارہویں تاریخ میں ہوئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل یوم الاثنين الثانی عشر من شهر ربیع الاول یعنی رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل میں پیر کے دن ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ میں ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ سیرت ابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۹ ضیاء النبی ج ۲ ص ۳۷)

(۶) اس کلام الہی میں سید الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ کی رسالت کا بیان ہے کہ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔

سبحان اللہ! اس میں پہلا کلمہ مبارکہ اسم رسالت محمدؐ دوسرا کلمہ مبارکہ رسول اور تیسرا کلمہ مبارکہ اسم جلالت اللہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کلمہ مبارکہ کا عدد جو اس کے تحت لکھا ہوا ہے ذہن نشین کر لیجئے۔

محمد	رسول	اللہ
۹۲	۲۹۶	۲۶

اب پہلے کلمہ کے اکائی اور دہائی دوسرے کلمہ کی اکائی دہائی اور سیکڑہ اور تیسرے کلمہ کی اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو باہم جمع

محمد رسول اللہ۔ (سورہ الاح ۲۹)

(روح عالم) محمد اللہ کا رسول ہے۔

(۱) اس کلام الہی میں تین کلمات مبارکہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کلمہ مبارکہ بے نقطہ ہے۔ (ترجمہ بھی بے نقطہ کیا گیا ہے) اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی بے میب ذات مقدسہ نے محمد ﷺ کی ذات بابرکات اور آپ کی رسالت کو بے میب بنایا ہے۔

(۲) اس کلام الہی میں مندرجہ ذیل تین کلمات مبارکہ ہیں۔ (۱) محمد (۲) رسول (۳) اللہ

(۳) پس جس سعادت مند نے اس کلام الہی کا زبان سے اقرار دل سے تصدیق اور اس کے تقاضا پر اپنے عمل سے شہادت دی تو اس کیلئے (۱) عالم دنیا (۲) عالم برزخ (۳) عالم آخرت میں کامیابی و کامرانی راحت و آسائی اور فوز و فلاح مقدر ہوگی۔

اس کلام الہی کے ہر کلمہ مبارکہ کے عدد کو باہم جمع کیجئے تو ۳۵۳ کا عدد حاصل ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

محمد	رسول	اللہ
۹۲	۲۹۶	۲۶

لفظ جنات (باغات) کا عدد بھی ۳۵۳ ہے پس وہ خوش نصیب جس نے اس کلام الہی کا زبان سے اقرار دل سے تصدیق اور اس کے تقاضا پر اپنے عمل سے گواہی دی تو اس کیلئے باغات اخرویہ ملنے لگیں۔

(۴) اس کلام الہی میں تین کلمات مبارکہ اور بارہ حروف مبارکہ ہیں۔ ان دونوں کو باہم جمع کیجئے تو ۱۵ کا عدد حاصل ہوگا۔ پس جس خوش قسمت نے اس کلام الہی کا زبان سے اقرار دل سے تصدیق



کیے تو ۳۰ کا عدد حاصل ہوگا۔

لاحظہ کیجئے ۲۰ = ۶ + ۶ + ۲ + ۹ + ۶ + ۹ + ۲

رسول اللہ ﷺ نے چالیس سال ہی کی عمر مبارک میں رسالت فرمایا یہی صحیح قول ہے جس پر تمام علماء کا اتفاق ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

(۷) پنجوقتہ فرض نمازوں کی کل رکعات (۱۷) ہیں اور (محمد رسول اللہ) کے کلمات مبارکہ قرآن حکیم کی سورۃ الفتح کی آیت نمبر (۲۹) میں آئے ہیں۔ اس کلام الہی میں (۳) کلمات اور (۱۲) حروف ہیں اگر ان کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو باہم جمع کیجئے تو (۱۷) کا عدد حاصل ہوگا اور پنجوقتہ فرض نمازوں کی کل رکعات (۱۷) ہیں۔

آیت کریمہ کلمات مبارکہ حروف مبارکہ  
۲۰ = ۲ + ۳ + ۱۷

نجر ظہر عصر مغرب عشاء  
۲۰ = ۲ + ۳ + ۳ + ۳ + ۱۷

نیز اس کلام الہی میں پہلا کلمہ اسم رسالت محمد ہے اور اس میں (۲) حروف مبارکہ ہیں اور ہر فرض نماز میں بھی اسم اقدس محمد (۲) مرتبہ پڑھا جاتا ہے علاوہ ازیں ایمان کے بعد دین اسلام کے ارکان بھی (۲) ہیں۔ اس کلام الہی میں دوسرا کلمہ مبارکہ رسول ہے اور اس کا عدد (۲۹۶) ہے اس کے اکائی، دہائی اور سینکڑہ کے ہندسوں کو باہم جمع کیجئے تو (۱۷) کا عدد حاصل ہوگا اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے جب رسول ہونے یعنی اپنی رسالت کا اعلان فرمایا تو لوگ آپ کے مخالف ہو گئے (حالانکہ اس سے قبل ہی لوگ آپ کو صادق اور حق کے لقب سے یاد کرتے تھے) اور اسی بنیاد پر حق و باطل کے درمیان پہلا بڑا غزوہ ہوا جو غزوہ بدر سے موسوم ہوا اور یہ غزوہ بھی حضرت سلمان المبارک کی (۱۷) تاریخ کو ہوا۔

(۸) اس کلام الہی میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی اسم مبارک اللہ اور نبی کریم ﷺ کا ذاتی اسم کریم محمد کا ذکر ہے اسم جلالت اللہ بولنے

سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں اور اسم رسالت محمد کہتے ہیں تو دونوں لب ہل جاتے ہیں کہ آپ ﷺ مخلوق کو خالق عزوجل سے ملانے ہی تو آئے ہیں اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق کائنات کے قرب کے حصول سے بہت ہی دور ہو۔

(۹) اس کلام الہی میں پہلا کلمہ مبارکہ اسم رسالت محمد ہے اور اس میں چار حروف ہیں نیز اسم رسالت محمد بھی قرآن حکیم میں چار ہی مقام پر آیا ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہر حرف کے عوض اسم رسالت محمد آیا ہے اور اس سے یہ لطیف اشارہ ملتا ہے کہ ذات محمد ﷺ علی الاطلاق کامل و اکمل حسن و کمال ہے نیز چار حروف سے چار مقام کی نفی کر دیں تو کچھ باقی نہ رہے گا۔ اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول مبعوث نہیں ہو سکتا ہے۔

(۱۰) کلام الہی (محمد رسول اللہ) محمد ﷺ کے "رسول اللہ" ہونے میں نص قطعی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف اعلان رسالت کے تیس سال بعد ہوا اور (محمد رسول اللہ) کے کلمات مبارکہ قرآن حکیم کی اڑتالیسویں سورت مبارکہ کی اٹیسویں آیت کریمہ میں ہیں اب سورت کا نمبر جو ۳۸ ہے اس کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو باہم جمع کیجئے تو ۱۲ کا عدد حاصل ہوگا اور آیت نمبر جو ۲۹ ہے اس کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو بھی باہم جمع کیجئے تو ۱۱ کا عدد حاصل ہوگا پھر ان دونوں حاصل شدہ عددوں کو باہم جمع کیجئے تو ۲۳ کا عدد حاصل ہوگا اور اعلان رسالت کے بعد سے وصال شریف تک آپ ﷺ کی دنیوی حیات مبارکہ تیس سال ہی ہے۔

(۱۱) "الفتح" جو قرآن حکیم کی اڑتالیسویں سورت مبارکہ ہے اس میں چار رکوع، اٹیس آیات، پانچ سواڑھ کلمات اور دو ہزار پانچ سواڑھ حروف ہیں۔ جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان میں ہے۔

مذکورہ بالا تمام اعداد کو باہم جمع کیجئے تو ۳۲۰۸ کا عدد حاصل ہوگا۔



ملاحظہ فرمائیے۔  $۳۲۰۸ = ۲۵۵۹ + ۵۶۸ + ۲۹ + ۲ + ۲۸$   
اب حاصل شدہ عدد کے اکائی (۸) دہائی (۰) سینکڑہ (۲)  
اور ہزار (۳) کے ہندسوں کو باہم جمع کیجئے تو ۱۳ کا عدد حاصل ہوگا۔  
ملاحظہ فرمائیے۔  $۱۳ = ۳ + ۲ + ۰ + ۸$   
۱۳ کے عدد سے اعلان نبوت کے بعد مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ  
ظاہری حیات مبارکہ کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

پہلی صورت:  $۹ = ۱ + ۲ + ۳$   
 $+ ۲ = ۳ + ۰$   
۱۳

دوسری صورت  $۲ = ۲$   
 $+ ۱۱ = ۲ + ۹$   
۱۳

اب اگر ہزار کا ہندسہ (۳) چھوڑ کر باقی ہندسوں کو جمع کیجئے  
تو ۱۰ کا عدد حاصل ہوگا۔ اس میں اعلان نبوت کے بعد مدینہ منورہ  
کی دس سالہ ظاہری حیات مبارکہ کی طرف اشارہ ہے اور اگر سینکڑہ  
کا ہندسہ بھی چھوڑ کر جمع کیجئے تو ۸ کا عدد حاصل ہوگا اور صرف اکائی  
کا ہندسہ بھی ہے ۸ ہے اور کلام الہی (محمد رسول اللہ) کے ابتدائی دو  
کلمات محمد اور رسول کے حروف بھی آٹھ ہیں اور اس میں یہ لطیف  
اشارہ ہے کہ پہلے ذکر کردہ مکی و مدنی حیات مبارکہ کا بیان اس ذات  
بابرکات کا ہے جن کا اسم گرامی محمد ہے جو رسول مکرم ہیں۔

(۱۲) قرآن کی ان سورتوں اور آیتوں کے نمبرز ذیل میں ملاحظہ  
فرماتے ہوئے ذہن نشین کر لیجئے جن میں اسم رسالت محمد آیا ہے۔  
(۱) آل عمران ۳ آیت ۱۴۲ (۲) الاحزاب ۳۳ آیت ۴۰  
(۳) محمد ۴۷ آیت ۲ (۴) الفتح ۲۸ آیت ۲۹

اب اولاً پہلی سورت مبارکہ کی آیت کریمہ کے عدد کے  
اکائی (۳) دہائی (۳) سینکڑہ (۱) کے ہندسوں کو باہم جمع کیجئے تو ۹  
کا عدد حاصل ہوگا۔ اسی طرح دوسری سورت مبارکہ کی آیت کریمہ  
کے ہندسوں کو جمع کیجئے تو ۴ کا عدد حاصل ہوگا پھر ان دونوں حاصل  
شدہ عددوں کو باہم جمع کرنے پر ۱۳ کا عدد حاصل ہوگا۔

پہلی سورت مبارکہ کا نمبر  $۳ =$

دوسری  $۰ = ۳ - ۳$

تیسری  $۳ = ۳ - ۰$

چوتھی  $+ ۳ = ۳ - ۸$   
۱۰

(۱۳) اسم رسالت محمد کا عدد ۹۲ ہے اور اس عدد میں اکائی کا  
ہندسہ (۲) ہے اس میں اشارہ ہے کہ محمد ﷺ کی ذات بابرکات  
اور دہائی (۲) کے ہندسوں میں جمع کیجئے تو اس صورت میں بھی ۱۳  
کا عدد حاصل ہوگا۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر



ہے وہ عیب و نقص اور برائی و ذم سے پاک ہے اور مجسمہ حسن و کمال ہے۔ اس لئے کہ وہ دلیل ہے (لا الہ الا اللہ) کی اور (لا الہ الا اللہ) کا دعویٰ بالکل بے عیب ہے اس لئے اس کی دلیل بھی بے عیب ہونی چاہیے لہذا اس بے عیب دلیل کا نام ہے۔ (محمد رسول اللہ)

### اسم جلالت اللہ اور اسم رسالت محمد

کے حروف و اعداد میں چند مناسبات

#### پہلی مناسبت

اسم جلالت اللہ کے حروف (۴) ہیں اور اسم رسالت محمد کے حروف بھی (۴) ہیں۔

#### دوسری مناسبت

اسم جلالت اللہ کے چاروں حروف بے نقطہ ہیں اور اسم رسالت محمد کے چاروں حروف بھی بے نقطہ ہیں۔

#### تیسری مناسبت

اسم جلالت اللہ کے تیسرے حرف پر تشدید ( ˆ ) ہے اور اسم رسالت محمد کے بھی تیسرے حرف پر تشدید ہے۔

#### چوتھی مناسبت

اسم جلالت اللہ کے دو حروف آحاد سے ہیں اور دو عشرات سے اور اسم رسالت محمد کے بھی دو حروف آحاد سے ہیں اور دو عشرات سے یعنی اسم جلالت کے دو حروف جو آحاد سے ہیں وہ (ہمزہ) اور (حا) ہیں اور عشرات سے (لام) اور (لام) ہیں اور اسم رسالت کے دو حروف جو آحاد سے ہیں وہ (حا) اور (دال) ہیں اور عشرات سے (میم) اور (میم) ہیں۔ آحاد سے مراد ایک سے نو تک کی اکائیاں اور عشرات سے مراد دہائیاں ہیں چونکہ "ہمزہ" کا عدد (۱) اور "حا" کا عدد (۵) اور "لا" کا عدد (۸) اور "دال" کا عدد (۴) ہے لہذا یہ حروف آحاد سے ہیں جبکہ "لام" کا عدد (۳۰) اور "میم"

نیز ۹۲ کے عدد میں دہائی کا ہندسہ (۹) ہے اور اس ہندسہ کی یہ خصوصیت ہے کہ نو کا پہلا پڑھتے تو ہر درجہ میں ۹ کا ہندسہ ہی حاصل ہوگا۔ غور فرمائیے۔

$9 \times 1 = 9$	$9 \times 11 = 99$
$9 \times 2 = 18$	$9 \times 12 = 108$
$9 \times 3 = 27$	$9 \times 13 = 117$
$9 \times 4 = 36$	$9 \times 14 = 126$
$9 \times 5 = 45$	$9 \times 15 = 135$
$9 \times 6 = 54$	$9 \times 16 = 144$
$9 \times 7 = 63$	$9 \times 17 = 153$
$9 \times 8 = 72$	$9 \times 18 = 162$
$9 \times 9 = 81$	$9 \times 19 = 171$
$9 \times 10 = 90$	$9 \times 20 = 180$

اسی طرح نو کا پہلا پڑھتے جائیے اور جانتے جائیے کہ نو کا ہندسہ ہر درجہ میں باقی رہتا ہے۔ فنا نہیں ہوتا اب مزید چند مختلف مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

$9 \times 26 = 234$	$9 \times 27 = 243$
$9 \times 28 = 252$	$9 \times 29 = 261$
$9 \times 30 = 270$	$9 \times 31 = 279$
$9 \times 32 = 288$	$9 \times 33 = 297$
$9 \times 34 = 306$	$9 \times 35 = 315$
$9 \times 36 = 324$	$9 \times 37 = 333$
$9 \times 38 = 342$	$9 \times 39 = 351$
$9 \times 40 = 360$	$9 \times 41 = 369$
$9 \times 42 = 378$	$9 \times 43 = 387$
$9 \times 44 = 396$	$9 \times 45 = 405$

اس میں اشارہ ہے کہ جب آپ کے نام اقدس کے عدد کو ایسی بھائی ہے تو آپ کی ذات مقدسہ کی بقا کا عالم کیا ہوگا؟  
(۱۳) ارشاد باری تعالیٰ (محمد رسول اللہ) میں بارہ حروف مبارکہ ہیں اور کلام الہی (لا الہ الا اللہ) میں بھی بارہ حروف ہیں جیسا کہ تفسیر فیضی میں ہے۔

(لا الہ الا اللہ) کے کلمات مبارکہ سورہ "محمد" کی انیسویں آیت کریمہ میں ہیں اور یہ قرآن حکیم کی سترالیسیویں سورت مبارکہ ہے اب اس سورت مبارکہ اور آیت کریمہ کے عدد کو باہم جمع کیجئے تو ۶۶ کا عدد حاصل ہوگا اور اسم جلالت اللہ کا عدد بھی ۶۶ ہے اور (لا الہ الا اللہ) میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان یہی ہے کہ اللہ عز و جل کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ بمنزلہ دعویٰ کے ہے اور (محمد رسول اللہ) اس کی دلیل ہے اور دعویٰ اور دلیل دونوں میں سے ہر ایک کے حروف بارہ ہیں۔ اس میں اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ دعویٰ اور دلیل میں کامل مطابقت ہے نیز جس ذات بابرکات کو محمد کہا گیا



کا عدد (۳۰) ہے پس یہ حروف عشرات سے ہیں۔

### پانچویں مناسبت

اسم جلالت اللہ کے اعداد ۲۶ کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو باہم ضرب دے کر پھر حاصل ضرب کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو جمع کیجئے تو ۹ کا عدد حاصل ہوگا ملاحظہ فرمائیے۔

$$9 = 3 + 2 \times 6 = 2 \times 6$$

اسی طرح اسم رسالت محمد کے اعداد ۱۲ کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو باہم ضرب دے کر پھر حاصل ضرب کے اکائی اور دہائی کے ہندسوں کو جمع کر لیجئے تو بھی ۹ کا عدد حاصل ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

$$9 = 4 + 8 \times 12 = 9 \times 2$$

### حروف کے اعداد کا جدول

ا	ب	ج	د	ه	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

### کلمہ محمد کی تشریح

قال اهل اللغة كل جامع بصفات الخير يسمى محمدا۔

ترجمہ اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو اسے محمد کہتے ہیں۔ (ضیاء النبی ج ۲ ص ۶۱)

امام محمد ابوزہرہ اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

ان صیغۃ التفعیل تدل علی تجدد الفعل

وحدوثہ وقتا بعد اخر بشکل مستمر متجددا انا بعد ان وعلی ذلک یکون محمد ای يتجدد حمده انا بعد ان بشکل مستمر حتی یقبضہ اللہ تعالیٰ الیہ۔

(خاتم النبیین ج ۱ ص ۱۱۵)

ترجمہ "تفعیل کا صیغہ کسی فعل کے بار بار واقعہ ہونے اور ہر لمحہ وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے ظاہر ہوتا ہے اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نو بتو تعریف و ثناء کی جاتی ہے۔" (ضیاء النبی ج ۲ ص ۶۲)

علامہ سیبکی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔  
فالمحمد فی اللغة هو الذی یحمد حمدا بعد حمد۔ (الروض الانف ج ۱ ص ۱۸۲)

ترجمہ "یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے۔" (ضیاء النبی ج ۲ ص ۶۲)

### رسول ﷺ کے اسم مبارک "محمد" کی تشریح

علامہ دمشقانی ابی مالکی لکھتے ہیں۔

علامہ ابی مالکی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار اسماء ہیں اور نبی کریم ﷺ کے بھی اتنے ہی اسماء ہیں اور ساٹھ سے زیادہ اسماء کا انہوں نے بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

"محمد" حمد سے ماخوذ ہے اور مفعول کے وزن پر اسم مفعول

کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے بہت زیادہ حمد کیا ہوا نبی کریم ﷺ اس اسم کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایسی حمد کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی اور آپ کو وہ محامد عطا کئے ہیں جو کسی اور کو عطا نہیں کئے اور قیامت کے دن آپ کو وہ چیزیں الہام کرے گا جو کسی اور کو الہام نہیں کرے گا۔ جس شخص میں خصال محمودہ کامل ہوں اس کو محمد کہا جاتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ باب "تکثیر کیلئے" ہے یعنی ۱۲ جس کی بہت زیادہ حمد کی جائے وہ محمد ہے۔ (اکمال اکمال المعلم



ج ۶ ص ۱۳۳ تا ۱۳۲ شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۱۲

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ

الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم  
بشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۱ شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۱۲)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کے سب و شتم کو کس طرح دور کر دیا وہ مذموم برا کہتے ہیں اور مذموم کو لعنت کرتے ہیں اور میں محمد ہوں۔

ایک دفعہ میں نے تقریر میں آپ کے مطلقاً حسن اور کمال ہونے میں آپ کے محمد ہونے سے استدلال کیا اور کہا کہ آپ کا محمد ہونا اس کو مستلزم ہے کہ آپ میں کسی وجہ سے نقص اور عیب نہ ہو۔ اس پر ایک شخص نے یہ اعتراض کیا کہ بتلاؤ غیر کا محتاج ہونا حسن ہے یا عیب اگر یہ حسن ہو تو تمام محاسن اور کمالات کا جامع اللہ تعالیٰ ہے پھر اللہ کو بھی غیر محتاج ہونا چاہیے اور اگر یہ عیب ہو تو آپ میں یہ عیب ثابت ہو گیا کہ آپ اپنے غیر کے محتاج ہیں کیونکہ آپ بہر حال اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ میں نے کہا یہ آپ کیلئے کمال ہے اور اللہ کیلئے نقص ہے جیسے عبادت کمال ہے مگر یہ مخلوق کیلئے کمال ہے اللہ کیلئے عبادت کرنا نقص اور عیب ہے، بعض چیزیں حسن لذاتہ اور قبیح لغیرہ ہوتی اور بعض چیزیں قبیح لذاتہ اور حسن لغیرہ ہوتی ہیں، غیر کا محتاج ہونا قبیح لذاتہ ہے اس لئے اللہ اس عیب سے پاک ہے اور حسن لغیرہ ہے کیونکہ بندہ کا یہ کمال ہے کہ وہ اپنے مولیٰ کا محتاج ہو اس لئے رسول اللہ ﷺ کا اپنے مولیٰ کا محتاج ہونا آپ کا حسن اور کمال ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آپ ازلا ابداً محمد ہیں سراسر ہے ہوئے اور تعریف کئے ہوئے ہیں اور تعریف ہمیشہ حسن اور کمال پر ہوتی ہے اس لئے آپ ہمیشہ سے حسن اور کمال ہیں بلکہ تمام محاسن اور کمالات کی اصل ہیں، حسن اور کمال وہی ہے جو آپ میں ہے اور جو چیز آپ میں نہیں ہے وہ حسن ہے نہ کمال۔ باقی انبیاء اور رسل اپنی عظمت میں کسی خیر اور

علامہ ابن قیمیہ نے کہا کہ آپ کی نبوت کی علامات میں سے یہ ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام ”محمد“ نہیں رکھا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ”ان سے پہلے ہم نے یہ نام نہیں رکھا“ البتہ جب آپ کی ولادت کا زمانہ قریب آیا اور اہل کتاب نے آپ کی ولادت کے زمانہ کے قریب آنے کی بشارت دی تو بہت سے لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھا کہ شاید ان میں سے کوئی وہ نبی ہو، لیکن اللہ ہی جانتا ہے کہ اس نے کس کو رسول بنانا ہے زیادہ مشہور یہ ہے کہ پندرہ بچوں کا نام ”محمد“ رکھا گیا ہے۔ (جمع الوسائل ج ۲ ص ۲۲۷ شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۱۲)

مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

”محمد کسی حسن اور کمال پر کی جاتی ہے اور آپ علی الاطلاق محمد ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علی الاطلاق حسن اور کمال ہیں اگر آپ میں کسی وجہ یا کسی اعتبار سے کوئی نقص اور عیب ہوتا تو آپ علی الاطلاق محمد نہ ہوتے کیونکہ نقص اور عیب کی مذمت ہوتی ہے محمد نہیں ہوتی اور آپ کو کسی زید یا بکر نے محمد نہیں کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے محمد کہا ہے اگر آپ میں کسی وجہ سے کوئی نقص یا عیب ہو تو اللہ تعالیٰ کا آپ کو مطلقاً محمد کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ اللہ کا کلام غلط ہو سکتا ہے نہ آپ میں کوئی نقص اور عیب ہو سکتا ہے۔ یہ بات مشرکین عرب کو بھی معلوم تھی وہ آپ میں عیب نکالتے پھر آپ کو محمد کہتے انہیں خیال آیا کہ محمد کہہ دینے سے تو آپ سے ہر عیب کی نفی ہو جاتی ہے اسلئے آپ کو مذموم (مذمت کیا ہوا) کہنے لگے کہ مذموم میں یہ عیب ہے اور مذموم ہے حضور اکرم ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا وہ مجھ میں عیب نہیں کہتے کسی مذموم میں عیب نکالتے ہیں۔ میں مذموم نہیں محمد ہوں۔

امام بخاری روایت کرتے ہیں۔



نیکی کے حصول کے تابع تھے یہاں معاملہ الٹ ہے یہاں خیر اور نیکی اپنے خیر اور نیکی ہونے میں آپ کی طرف نسبت کے تابع ہے جس کو آپ نے کر لیا وہ خوب ہے اور جس سے آپ نے منع کر دیا وہ ناخوب ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۱۵ تا ۸۱۳)

محمد نام رکھنے کے فضائل میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ان میں سے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

### چند احادیث

(۱) ابن عساکر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ اس حدیث کو حافظ ابن عساکر وغیرہ کے حوالہ سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ امام خاتم الحفاظ جلال المملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں۔ ”هذا اعدل حدیث ورد فی هذا الباب و اسنادہ حسن۔ جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔“

(النور والفضیاء فی احکام بعض الاسماء ص ۸) نیز علامہ ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ نے بھی ”رد المحتار“ میں حافظ ابن عساکر کے حوالہ سے اس حدیث کو لکھ کر حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا اس حدیث کے بارے میں دینی کلام لکھا ہے جو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے لکھا ہے حوالہ کیلئے ”رد المحتار علی حاشیہ الدر المختار“ (ج ۵ ص ۲۹۶)

(۲) ابو نعیم نے جلیہ میں حضرت عبید بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہو گا اسے عذاب نہ دوں گا۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰ جمع الوسائل ج ۲ ص ۲۲۷ شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۱۳)

(۳) ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسل راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین ہوں۔

(۴) طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰ النور والفضیاء ص ۱۰)

(۵) سیرت حلبی جلد اول ص ۹۹ میں ہے ”اور حدیث معطل میں ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا۔ اے محمد! کھڑے ہو کہ جنت میں بغیر حساب داخل ہو جاؤ تو ہر شخص کھڑا ہو جائے گا جس کا نام محمد ہے یہ خیال کر کے کہ بلا دلا میرے لئے تھا پس محمد ﷺ کی بزرگی کے پیش نظر ان کو روکا نہ جائے گا۔“

یاد رہے کہ نام پاک محمد کے ساتھ تسمیہ (نام رکھنا) فضائل اعمال سے ہے جن میں حدیث ضعیف بھی بالا جماع معتبر ہے چہ جائیکہ معطل۔ (حدیث ضعیف کی اقسام میں سے جو مشہور ہیں اور ان کا معروف نام ہے وہ یہ ہیں۔ موضوع، مقلوب، شاذ، معطل، مضطرب، مرسل، منقطع اور معطل۔ (علوم الحدیث ص ۳۸، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۲) حدیث معطل کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ جس حدیث کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی متواتر ساقط ہوں۔

(علوم الحدیث ص ۵۳، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۱۲۳) (البشیر الکامل ص ۳۲) ”از امام انجو حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی رحمہ اللہ

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ سیدنا امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ”ما کان فی اہل بیت اسم محمد الا کثرت برکتہ۔“ جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔“ بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ



کئے کہ فضائل تنہا ان ہی اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔  
(ص ۱۱) فرمائے گا۔ (الدر النظم فی خواص القرآن العظیم ص ۱۲۲)

(۲) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ متوفی ۹۱۱ھ  
رحمہ اللہ جملہ بیمار یوں کے علاج کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ کسی طاہر  
برتن میں پاک روغن زیتون لے کر اس پر اتیس (۲۹) مرتبہ سورۃ  
الفتح پڑھ کر اسے آگ پر ابال لیں پھر سورۃ آل عمران کی آیت  
۱۵۳ اور سورۃ الفتح کی آیت ۲۹ پڑھ کر اس پر دم کریں اور ٹھنڈا ہونے  
پر اس سے بیمار کی مالش کریں یا ان دونوں آیتوں کو لکھ کر پانی سے  
دھولیں اور اس پانی کو روشن زیتون میں ملا کر اس سے بیمار کی مالش  
کریں یا بیمار کو بار بار پلائیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
تندرست ہو جائے۔

نیز فرماتے ہیں کہ یہ دونوں آیتیں تمام حروف مجتم یعنی عربی  
کے کل اٹھائیس حروف حقیقی پر مشتمل ہیں۔ (الرحمة فی الطب والحکمة  
ملخصاً ص ۹۱) نیز لکھتے ہیں۔

(۳) کسی پاک برتن میں سورۃ الفتح سورۃ آل عمران آیت  
۱۵۳ سورۃ الفتح آیت ۲۹ لکھ کر روغن زیتون سے دھولیں اور اس  
سے مرگی کے مریض کی مالش کریں کہ اللہ کے حکم سے یہ (عمل)  
اسے افادہ دے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ بیماری اس کی طرف پھر  
بکھی نہیں لوٹے گی۔ (الرحمة فی الطب والحکمة ملخصاً ص ۱۹۳)

اللهم لك الحمد على كبرياتك ولك الشكر  
على ما اسبغت على من نعمائك واسئلك باسمائك  
الحسنی ان تصلى وتسلم على سيد الانبياء وكهف  
الورى وعلى آله وصحبه اجمعين الى يوم الدين فاطر  
السموات والارض انت ولى فى الدنيا والاخرة توفنى  
مسلماً والحقنى بالصلحين۔ (امين يا رب العلمين  
بجاء سيد المرسلين)

قائدہ

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

قداویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعیب حرائی نے  
اس عطاء (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمہ اللہ) سے روایت کی ”من اراد ان یکون حمل زوجته ذکراً  
فلیضع یدہ علی بطنہا ولیقفل ان کان ذکراً فقد سمیتہ  
محمداً فانہ یکون ذکراً“۔ جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل  
میں لڑکا ہو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔  
ان کان ذکراً فقد سمیتہ محمداً۔ (اگر لڑکا ہے تو میں نے  
اس کا نام محمد رکھا) ان شاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔

(النور والفضیاء فی احکام بعض الاسماء ص ۱۱)

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ  
لکھتے ہیں۔

جس شخص کے لڑکیاں ہی ہوتی ہوں بیٹا نہ ہو۔ وہ شروع  
تازہ حمل اپنی بیوی کے پیٹ پر انگلی سے (یعنی بغیر روشنائی کے۔  
یعنی) یہ عبارت لکھ دیا کرے۔ من کان فی هذا البطن فاسمه  
محمد۔ (جو اس پیٹ میں ہے اس کا نام محمد ہے) ان شاء اللہ بیٹا  
ہوگا اور زندگی والا ہوگا یہ عمل مجرب ہے مگر حمل کے چار ماہ کے  
بعد یہ عمل چالیس دن تک کرے۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۲۴۳)

چند فوائد جلیلہ

حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ بن اسعد یمنی یا فعی شافعی رحمہ اللہ

لکھتے ہیں۔

بعض عارفین نے فرمایا کہ جو ماہ رمضان المبارک کے ہلال  
(یعنی رات کے چاند) کو دیکھنے کے وقت تین مرتبہ ”سورۃ الفتح“